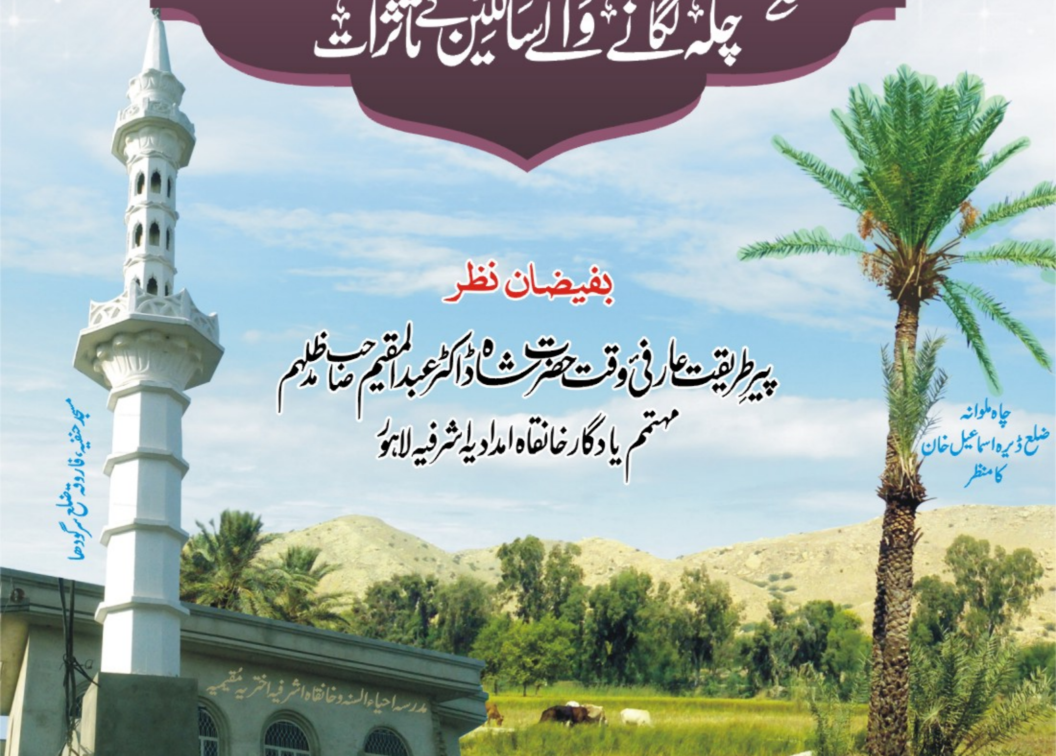
سلسلہ اشرفیہ اختریہ مقیمیہ کے پیرِ طریقت حضرت ابو حماد قاری محمد عبید اللہ ساجد صاحب مدظلہم
کا مختصر تعارف اور ان کی صحبت میں گزارے ہوئے ایک اصلاحی سہ روزہ کی روداد

شبستانِ اختر کی تجلی
اور
دیارِ شیخ میں چند لمحات

مع
چلہ لگانے والے سالکین کے تاثرات



بفیضان نظر

پیرِ طریقت عارفِ وقت حضرت شاہ ڈاکٹر عبد المقیم صاحب مدظلہم
مہتمم یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور

ناشر دار المطالعہ حضرت شاہ ڈاکٹر عبد المقیم صاحب مدظلہم
چاہ ملوانہ والا (ڈھکی) ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان (کے پی کے)

سکونِ دل

اگر اللہ والوں سے نہیں دِل کی دوا پاتا
بہت مشکل تھا اپنے نفسِ سرکش کو دَبا پاتا

سکونِ دل اُترتا ہے فلک سے اہلِ تقویٰ پر
بِدوں حکمِ خدا سائنس داں پھر کیسے پا جاتا

اگر پٹرول کے مانند ہوتا یہ سکونِ دل
زمیں میں کر کے بورنگ اس کو ہر کافر بھی پا جاتا

خدا کی سرکشی سے خودکشی ہے مال و دولت میں
کبھی اللہ والوں سے نہیں ایسا سنا جاتا

بُتوں کے عشق سے دُنیا میں عاشق ہوا پاگل
گناہوں سے سکوں پاتا تو کیوں پاگل کہا جاتا

بچو گندے عمل سے اَمردوں سے دُور ہو جاؤ
اگر یہ فعل اچھا تھا خدا پتھر نہ برساتا

نہیں ممکن تھا ان کی راہ میں میرا قدم رکھنا
اگر جذبِ کرم کی دل نہیں کوئی صدا پاتا

میں تھک جاتا ہوں اپنی داستانِ درد سے اخترؔ
مگر میں کیا کروں چپ بھی مجھ سے نہیں رہا جاتا

کلام: شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ اشرفیہ اختریہ مقیمیہ کے پیرِ طریقت حضرت ابو حماد قاری محمد عبید اللہ ساجد صاحب مدظلہم
کا مختصر تعارف اور ان کی صحبت میں گزارے ہوئے ایک اصلاحی سہ روزہ کی روداد

شبستانِ اختر کی تجلی اور دیارِ شیخ میں چند لمحات

مع چلہ لگانے والے سالکین کے تاثرات

بفیضان نظر

- پیرِ طریقت عارفِ وقت حضرت شاہ ڈاکٹر عبد المقیم صاحب مدظلہم
  مہتمم یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور
- حضرت ابو حماد قاری محمد عبید اللہ ساجد صاحب مدظلہم [چشتی، نقشبندی، قادری، سہروردی]
  مہتمم مدرسۂ احیاء السنہ فاروقہ ضلع سرگودھا

مرتبہ
حافظ گوھر ایوب گوھر

تزئین و ترتیب
محمد ارمغان ارمان

ناشر دار المطالعہ حضرت شاہ ڈاکٹر عبد المقیم صاحب مدظلہم
چاہ ملوانہ والا (ڈھکی) ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان (کے پی کے)

بفیضان نظر

- پیرِ طریقت عارفِ وقت حضرت شاہ ڈاکٹر عبد المقیم صاحب مد ظلہم
مہتمم یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور

- حضرت ابو حماد قاری محمد عبید اللہ جلال صاحب مد ظلہم [چشتی، نقشبندی، قادری، سہروردی]
مہتمم مدرسہ احیاء السنہ فاروقہ ضلع سرگودھا

ضروری تفصیل

نام کتاب:	شبستانِ اختر کی تجلی اور دیارِ شیخ میں چند لمحے مع چلّہ لگانے والے سالکین کے تاثرات
مرتبہ:	حافظ گوہر ایوب گوہر
ناقل:	ضیاء اللہ ضیاء
تزئین وترتیب:	خاکپائے اختر ومظہر محمد ارمغان ارمان
صفحات:	۲۴
تعداد:	بارہ سو(۱۲۰۰)
اشاعت اوّل:	محرم الحرام ۱۴۳۷ھ/نومبر ۲۰۱۵ء
ناشر:	دارُ المطالعہ حضرت شاہ عبد المقیم صاحب مد ظلہم چاہ ملوانہ والا (ڈھکی) ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، کے پی کے

لٹریچر کی ترسیل بذریعہ ڈاک اس پتہ سے بھی ہوتی ہے

مدرسہ احیاء السنہ وخانقاہ اشرفیہ اختریہ مقیمیہ
فاروقہ ۴۰۱۰۰ ضلع سرگودھا
0301 / 0335-6750208

فہرست

اِبتدائیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، اَمَّا بَعۡدُ!

؎ مجھے تو اخترؔ سکونِ دل گر ملا تو بس اہلِ دل کے دَر پر
تو ان کے دَر کو میں اپنا مسکن صمیمِ دل سے نہ کیوں بناؤں

یہ شعر احقر کے شیخ و مرشد قطب العالم شیخ العرب والعجم عارف باللہ صدیقِ وقت مجدّدِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اخترؔ صاحب قدس سرہٗ کا ہے جس میں ہمارے لیے نصیحت ہے کہ اگر سکونِ دل حاصل کرنا چاہتے ہو اور درحقیقت یہ ہر شخص کی خواہش ہے تو اہلِ دل یعنی سچے اللہ والوں کے ساتھ مضبوطی سے جڑ جاؤ، اصلاح وتزکیہ سے دولتِ تعلق مع اللہ حاصل کرلو، یہی حقیقی دولت ہے جو دُنیا و آخرت میں کام آئے گی۔

صحبتِ شیخ سے حاصل ہونے والے نفع ظاہری و باطنی کو مُریدین مختلف موضوعات میں قلمبند کرتے رہتے ہیں، مثلاً: مشائخِ طریقت کے سوانحی حالات، واقعات، بیانات، ملفوظات، مکتوبات وغیرہ۔ لکھنے والے کو یہ فائدہ ہے کہ وہ اس سے وقتاً فوقتاً استفادہ کرتا رہتا ہے، اور عام لوگوں کو فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اصلاحِ نفس کی اِفادیت وضرورت کا احساس پیدا ہوتا ہے، صحبتِ اہل اللہ کی برکات و انوارات حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے، نیز بزرگوں کے حالات وخدمات سے واقفیت ہوتی ہے جس سے رُوحانی مناسبت پیدا ہونے میں بھی آسانی پیدا ہوتی ہے۔

زیرِ نظر کتابچہ ''شبستانِ اختر کی تجلّی اور دیارِ شیخ میں چند لمحے'' تین تحاریر کا مجموعہ ہے؛

1. ''شبستانِ اختر کی تجلّی''...... حضرت قاری محمد عبیداللہ ساجد صاحب مدظلہٗ کے ایک مرید حافظ گوہر ایوب گوہرؔ صاحب نے اپنے شیخ کا تعارف اور شیخ کی اپنے علاقہ ''چاہ ملوانہ'' (ضلع ڈیرہ

اسماعیل خان) میں تشریف آوری سے قبل کے حالات اور بعد کے اثرات و برکات کا ذکر کیا ہے کہ علاقہ کے ماحول میں انقلاب کیسے آیا۔

۲ ''دیارِ شیخ میں چند لمحے''......شیخ کی صحبت میں اصلاحی سہ روزہ لگانے کے بعد حافظ گوہر ایوب صاحب نے اس رُوئیداد کو قلم بند کیا، نیز اپنے شیخ کے والدِ محترم، اُن کے استاذ گرامی اور فاروقہ ضلع سرگودھا میں مدفون حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ایک خلیفہ بزرگ کا مختصر تذکرہ بھی شامل ہے۔

۳ ''چلّہ لگانے والے سالکین کے تاثرات''......حضرت قاری صاحب مدظلہٗ کی صحبت میں اصلاحِ نفس کے لیے چالیس ایّام گزار کر جانے والوں کے تاثرات پر مشتمل تحریر ہے، کہ چلّہ لگانے کے بعد انھوں نے اپنے قلب وروح میں کیا تبدیلی اور نفع محسوس کیا۔

محترمی ومکرمی محبی ومشفقی حضرت ابوحماد قاری محمد عبید اللہ ساجد صاحب مدظلہٗ کے حکم پر احقر راقم الحروف نے تمام مسوّدے کی تدوین وترتیب، تزئین وتصحیح کی، عُنوانات لگائے، جہاں ضرورت محسوس ہوئی وضاحت کردی، اور چونکہ احقر کو اختیار حاصل تھا اس لیے حسبِ ضرورت اصل تحریر میں بھی کچھ ترمیم کی۔ پھر حضرت قاری صاحب مدظلہٗ نے تواضع اور احقر پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کتاب کا اِبتدائیہ بھی آپ ہی لکھ دیجیے اور اس کو میرا لکھا ہی سمجھا جائے۔ چنانچہ حکم کی تعمیل میں لکھ رہا ہوں، ورنہ من آنم کہ من دانم۔

دُعا ہے کہ ربّ کریم اپنی بارگاہ میں اس کتاب کو شرفِ قبولیت سے نواز دے اور ہم سب کو اپنی طرف جذب فرما کر اپنے محبوب اور خاص بندوں میں شامل فرمالے، آمین۔

خاکپائے اخترؔ ومظہرؔ
محمد ارمغان ارمانؔ

۲۲ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ
۱۵ر مارچ ۲۰۱۵ء، اتوار

اللہ جل جلالہ کی نافرمانی سے بچنا حقیقی ذکر ہے

ملفوظ: پیرِ طریقت عارف وقت حضرت اقدس شاہ ڈاکٹر عبد المقیم صاحب دامت برکاتہم

شبستانِ اختر کی تجلی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا، اَمَّا بَعۡدُ!

ہمارا گاؤں ''چاہ ملوانہ'' ڈیرہ اسماعیل خان کا ایک پسماندہ علاقہ ہے، مذہب سے لگاؤ واجبی سا (تھوڑا سا) ہے، دیوبندی مسلک سے اِنتساب ہے مگر نامکمل، اسی لیے نام نہاد واعظوں کی تقریروں اور اہل اللہ سے بُعد (دُوری) کی وجہ سے لوگ عملی طور پر ناکارہ ہوکر رہ گئے ہیں اور چند نظریات پر کاربند رہنے کو دین سمجھ لیا ہے۔

بالآخر غیرتِ حق کو حرکت ہوئی اور اللہ جل شانہٗ نے خصوصی کرم فرمایا اور اپنے ایک برگزیدہ بندے کو اس بستی میں بھیج دیا جس کی وجہ سے پورے گاؤں کی فضا یکسر تبدیل ہوگئی۔ اس مردِ حق نے نہ تو لچھے دار تقاریر کیں اور نہ ہی مناظرہ بازی، صرف ایک رات مسجد کے حجرہ میں قیام فرمایا۔ کوئی خاص ملاقاتیں بھی نہیں ہوئیں، انہی چند ساعتوں کے فیض و برکت سے ہمارا گاؤں اب اَور ہی رنگ پیش کر رہا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

مذکورہ بزرگ سے میری مراد میرے پیر و مرشد میرے محسن و مربی حضرتِ اقدس الشیخ ابوحماد قاری محمد عبیداللہ ساجد صاحب دامت برکاتہم وعمّت فیوضہم (ناظم مدرسہ احیاء السنہ وخانقاہ اشرفیہ اختریہ مقیمیہ، فاروقہ ضلع سرگودھا) ہے۔ آپ صرف ایک واسطہ سے شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مُرید اور زین الصوفیاء والفقراء حضرتِ اقدس ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب مدظلہم کے خلیفۂ خاص ہیں۔ شبستانِ اختر میں جو دیپ فروزاں ہوئے،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان سے مزید کئی شمعیں روشن ہو رہی ہیں بزمِ اختر کے ان روشن چراغوں میں ایک ''حضرت ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب مدظلہم'' بھی ہیں، آپ اپنا فیض ''یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور'' میں بیٹھ کر پھیلا رہے ہیں۔

ہمارے شیخ کا تعلق حضرت والا سے اکتوبر ۱۹۹۹ء میں قائم ہوا، اس سے قبل حضرتِ شیخ نے دو اَور بزرگوں سے بھی رابطہ استوار کیا مگر رُوحانی بلڈ گروپ (مناسبت) نہ ملنے کی وجہ سے یہ سلسلہ نہ چل سکا۔ حضرت نے مکتوبات کے ذریعے رابطہ رکھا، گاہے بگاہے زیارت وملاقاتیں بھی ہوتی رہیں۔ حضرت کو اپنے تزکیہ کی فکر تھی۔ آپ نے اپنے مرشد کی ہر بات کو دِل و جان سے قبول کیا۔ شیخ کی خصوصی توجہات وشفقت، آپ کی ذاتی لگن ودلچسپی کی وجہ سے آپ کے اندر کمالات پیدا ہونے لگے، انہی کمالات کی بناء پر حضرت شیخ نے توکلاً علی اللہ آپ کو خلافت سے سرفراز فرمایا۔

ہمارا تعلق حضرت سے تقریباً پانچ سال قبل ہوا۔ ہمارا گاؤں تصوف سے نا آشنا اور پیری مریدی کی حقیقت سے نابلد تھا۔ پیری مریدی کو ایک خاص فرقہ تک محدود سمجھ لیا گیا تھا۔ جب سے حضرت سے رابطہ ہوا اور حضرت نے بے پناہ شفقت فرمائی، تو اَب گاؤں کا ماحول بدل گیا ہے۔

ہمارے گاؤں میں حضرت کے تقریباً پچیس (۲۵) مرید ہیں۔ تصوف کے وُرُود سے پہلے یہ لوگ ٹھٹکے اور طرح طرح کے گمان کرنے لگے، مگر آہستہ آہستہ اذہان نے تصوف وطریقت کو قبول کرلیا، عقائد واعمال کی اصلاح ہونے لگی، نام نہاد واعظوں سے لوگ بیزار ہوگئے اور اصل دیوبندیت کی طرف آنے لگے، اَوباش نگاہوں نے جھک کر حیاء کا لُبادہ اَوڑھ لیا، جو نوجوان راتوں کو گاتے تھے اب وہی تصوف کے داعی ہیں اور ذکر کی محفلیں جماتے ہیں، قاطع لحیہ (ڈاڑھی منڈانے کٹانے والے) حضرات باریش ہوگئے، جو لوگ اذان کے وقت مسجد کے قریب سے گزر جاتے تھے اب وہی جماعت میں نظر آتے ہیں، گالیاں نکالنے والوں کی زباں پر ذکر جاری ہوگیا ہے۔

مَیں یہ سب کچھ کسی وقتی جذبے سے مغلوب ہوکر نہیں لکھ رہا، بلکہ یہ سب کچھ حقیقت پر مبنی ہے، یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے، اور یہ سب کچھ ہمیں حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وساطت سے ملا ہے۔

میرے شیخ ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک ہیں، آپ حافظ وقاری ہیں آپ نے ''دارُ العلوم الاسلامیہ لاہور'' سے حفظ وتجوید کی تعلیم حاصل کی ہے۔ نیز آپ ایک ماہر ''مُعبِّر'' (خوابوں کی تعبیر بتانے والے) بھی ہیں، دُورونزدیک سے آپ کے پاس تعبیر الرؤیاء کے مراسلے آتے ہیں۔ آپ کے مدرسہ بنات میں عالمیہ تک تعلیم ہے، سلائی کڑھائی کے لیے بھی کلاسیں ہوتی ہیں۔ آپ مسجد حنفیہ فاروقہ (ضلع سرگودھا) میں امام وخطیب بھی ہیں۔ آپ کے بڑے صاحبزادے حماداللہ ساجد صاحب حافظ اور خوش الحان قاری ہیں اور درجہ موقوف علیہ میں پڑھ رہے ہیں۔

حضرت والا کے والد گرامی حضرت مولانا محمد عبداللہ ارشد رحمۃ اللہ علیہ ایک عالمِ دین تھے۔ آپ مدرسہ خادم علومِ نبوت کوٹھیالہ شیخاں ضلع منڈی بہاؤ الدین سے فارغ التحصیل تھے، آپ کے استاذِ گرامی مولانا سلطان محمود صاحب شیخ العالم (معروف بہ ''شیخ الہند'') حضرتِ اقدس مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کے مجازِ صحبت تھے۔ مولانا محمد عبداللہ ارشد نے پینتیس (۳۵) سال تک توکلاً علی اللہ جامع مسجد فاروقِ اعظم المعروف گنبدوالی (فاروقہ) میں درسِ قرآن وحدیث دیا۔

میرے شیخ بڑی ہی نرالی شخصیت کے مالک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا حلقۂ اثر بڑھتا ہی جا رہا ہے، ڈیرہ اسماعیل خان، لاہور، کراچی، جھنگ، ساہیوال، میانوالی اور بہاولپور وغیرہ میں آپ کے متوسلین موجود ہیں۔ آپ ہر کسی کو اس کی فطرت کے مطابق رُوحانی غذا (تربیت) دیتے ہیں، آپ ہنس مکھ مزاج کے مالک ہیں، اپنی محفلوں میں اپنے شیخ کی خوشبو بکھیرتے رہتے ہیں۔ آپ کے توسط سے پردادامُرشد حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا باطنی فیض ہم تک پہنچا ہے۔

آپ نے ہمارے گاؤں (چاہ ملوانہ) میں ''دارُ المطالعہ'' کے نام سے ایک جگہ مختص کی ہوئی ہے جہاں پر حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتب اور مواعظ وغیرہ موجود ہیں، متلاشیانِ حق وہاں سے استفادہ کرتے رہتے ہیں۔ آپ اکثر کتب کا ہدیہ اپنے ذاتی خرچ سے ہی ادا

کرتے ہیں۔ آزادخیالی کے اس دَور میں جب دین سے دلچسپی برائے نام رہ گئی ہے، حیرت ہے کہ حضرت کے مریدین تمام کے تمام نوجوان لوگ ہیں۔ ہمارے شیخ اپنے مریدین کا بہت خیال رکھتے ہیں، ہر لمحے خیریت دریافت کرتے رہتے ہیں، خوشی وغمی میں شریک ہوتے ہیں، اپنے مریدین پر بے حساب خرچ کرتے ہیں۔

حضرت نے کبھی اپنے کسی کمال کو اپنی طرف منسوب نہیں کیا، بلکہ ہمیشہ اپنے شیخ ومرشد اور بزرگوں کی طرف نسبت دی ہے۔ حضرت والا کے پیر ومرشد حضرتِ اقدس ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب مدظلہم آپ پر بہت اعتماد کرتے ہیں اور خصوصی کرم فرماتے ہیں۔ آپ بھی ''فناء فی الشیخ'' کے مقام پر فائز ہیں اور اپنے پیر ومرشد کی ہر اَدا کو سر آنکھوں پر رکھتے ہیں۔

حضرت والا نے چند بار پردادامرشد حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملاقات کی ہے۔ پردادا مرشد نے آپ کو صدرِ مبارک سے چمٹایا اور دُعا فرمائی۔ اس سے بڑی سعادت اور کیا ہوسکتی ہے؟ ہمارے لیے ہمارے شیخ کی ذات والاصفات ایک نعمتِ عظمیٰ ہے۔ آپ کی وجہ سے ہمیں حقیقی دین سے آشنائی ہوئی ہے، ورنہ ہم فرقہ واریت کے بھنور میں پھنسے ہوئے تھے اور فروعی مسائل میں جھگڑنے کو سب کچھ سمجھ لیا تھا۔

اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ سے دُعا ہے کہ اللہ کریم ہمیں اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائیں اور اپنے بزرگوں کے دامن سے چمٹنے کی سعادت نصیب فرمائیں اور پردادا مرشد حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نوراللہ مرقدہٗ کے فیض کو ہمارے گاؤں اور پورے عالم میں عام فرمادیں، آمین۔

اللہ والوں کی مجالس گناہ چھوڑنے کی ''ہمّت'' کا ''پٹرول پمپ'' ہیں

ملفوظ: پیرِطریقت عارفِ وقت حضرتِ اقدس شاہ ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب دامت برکاتہم

دیارِ شیخ میں چند لمحات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا، اَمَّا بَعْدُ!

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے سفر کی پانچ اقسام لکھی ہیں، منجملہ ان کے ایک ''حصولِ علم کا سفر'' ہے، اس سفر کو پھر تین حصوں میں تقسیم کیا ہے، ان میں سے ایک ''اخلاقِ رذیلہ کے اِنخلاء اور اخلاقِ حمیدہ کے اِدخال کے لیے سفر'' ہے۔ انہوں نے حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے:

''قاریو! سفر کرو، کیونکہ ٹھہرا ہوا پانی خراب ہو جاتا ہے''۔

تو باطن کی تطہیر کے لیے سفر لازمی ٹھہرتا ہے۔

حضرت شیخ کی خدمت میں حاضری:

چند روز قبل میں نے ایک ساتھی کی معیت میں ''سرگودھا'' کا سفر کیا، یہ سفر بھی محولا بالا سفر کی مثل تھا۔ میں نے جس شخصیت سے اصلاحی تعلق جوڑا ہوا ہے ان کا تعلق ضلع سرگودھا سے ہے۔ میرے چند ساتھی پہلے ہی خانقاہی چلّہ لگانے کی غرض سے وہاں ٹھہرے ہوئے تھے، میری حاضری باوجوہ التوا میں رہی۔ حضرت والا یعنی میرے پیر و مرشد، سیّدی و مولائی، محبی و محبوبی، فنافی الشیخ، ولی کامل، قطبِ وقت، عارف باللہ حضرتِ اقدس ابوحماد قاری محمد عبید اللہ ساجد صاحب دامت برکاتہم وعمت فیوضہم کی محبت اور شفقت مجھے وہاں جانے پر مجبور کرتی تھی، میں نے اپنی مجبوریاں حضرت الشیخ دامت برکاتہم العالیہ کے گوش گزار کیں۔ حضرت والا نے لمحوں میں ان کا حل بتا دیا، اب دیر کا ہے کی تھی؟

''چاہ ملوانہ'' (ڈھکی) ضلع ڈیرہ اسماعیل خان صوبہ خیبر پختونخواہ سے ۲۳ / جون ۲۰۱۴ء کو ہم دو ساتھی سفر پر روانہ ہوئے، قریباً آٹھ بجے گھر سے نکلے، گاڑی پر سوار ہوئے، ہمارا پہلا اِسٹاپ

"میانوالی" تھا۔ حضرت کو روانگی کی اطلاع کردی تھی، دو گھنٹے کے بعد میانوالی اڈّے پر اُترے، آگے ہمارا ہدف شہر سرگودھا تھا۔ یاد رہے کہ حضرت والا پیر و مرشد کا مسکن سرگودھا شہر نہیں، بلکہ اس کی تحصیل "ساہیوال" کا قصبہ "فاروقہ" ہے جو سرگودھا سے جنوب کی جانب پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ میانوالی سے سرگودھا کا سفر تقریباً اڑھائی گھنٹے کا ہے، سرگودھا پہنچ کر حضرتِ اقدس سے رابطہ ہوا، انہوں نے بقیہ ماندہ سفر کے متعلق رہنمائی فرمائی، از بس کہ تقریباً تین بجے ہم حضرت والا کے رُو برو تھے۔ سب ساتھی ابھی بغیر کھائے پیئے بیٹھے ہوئے تھے، طعام کا انتظام حضرتِ اقدس نے خود ہی فرمایا۔ حضرتِ اقدس نے پہلے طعام، پھر کلام کے کُلیے کو اَپناتے ہوئے نماز سے قبل کھانے کا فرمایا۔ اس کے بعد ہم نے اپنا سامان بالائی منزل پر رکھا، ساتھیوں کا جو سامان ہمراہ لائے تھے ان کے حوالہ کیا، پھر نمازِ ظہر اَدا کی۔ حضرت والا نے خیر، خیریت دریافت فرمائی، سفر کی سرگزشت پوچھی۔ پھر اس کے بعد ہم نے اُوپر والی منزل پر آرام کیا، عصر کی نماز تک وہیں رہے۔

فاروقہ کے کھیتوں میں تفریح:

عصر کی نماز کے بعد حضرتِ اقدس کی مجلس ہوئی۔ مجلس مختصر مگر جامع تھی، اس کے بعد ہم چند ساتھی باہر کھیتوں میں تفریح کے لیے نکل گئے۔ یہ علاقہ وسیع اور سر سبز ہے، چھوٹی سی ندی شہر کے قریب سے گزر رہی ہے، مگر آب پاشی کا زیادہ تر اِنحصار ٹیوب ویلوں پر ہے۔ "مالٹے" کے باغات یہاں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہاں کی زبان "پنجابی" ہے، مگر بسا اوقات "اُردو" بھی بولتے ہیں۔ رہن سہن دیہاتی ہے، لوگ سادہ، مِلنسار (ایک دوسرے سے ملنے والے) اور بہت مہمان نواز ہیں۔ یہاں ہر مسلک کے لوگ ہیں، مذہبی تعصب نہیں ہے، مذہب سے لگاؤ دوسرے علاقوں کی طرح ہے۔

بہر حال ہم گھوم پھر کر شام کو مسجد کی طرف لوٹے، واپسی پر قبرستان سے گزر ہوا۔ ایک قبر کے پاس ساتھیوں نے مجھے روک لیا، بلکہ میرے پیروں نے زمین کو پکڑ لیا اور مجھے آگے نہ بڑھنے دیا، بات تھی بھی حیرت کی! یہ مرقد حکیم الامت مجدد الملّت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ "حضرت مولانا نذیر احمد کرنالی رحمۃ اللہ علیہ" کا تھا۔

حضرت مولانا نذیر احمد کرنالی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف:

حضرت مولانا نذیر احمد کرنالی رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ محترم کا نام ''سیّد محبوب علی'' تھا۔ان کی پیدائش ضلع ''کرنال'' میں ہوئی۔مولانا نذیر احمد کرنالی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر والے قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔مولانا نذیر احمد صاحب کرنالی نے چار جماعت پڑھ کر اُردو فارسی میں طب شروع کر دی، بعدازاں آپ حکیم الامت مجدد الملّت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے بغرض بیعت تھانہ بھون تشریف لے گئے، لیکن حضرت حکیم الامت نے فرمایا کہ: پہلے تعلیم سے فارغ ہو جاؤ۔ مولانا صاحب نے بغیر کسی اصرار کے آپ کے فرمان پر لبیک کہا۔ کچھ عرصہ بعد حضرت حکیم الامت نے آپ کو بیعت فرما لیا۔آپ ''دہلی'' کے مدرسہ میں معین المدرس کے طور پر اِبتدائی کتابیں پڑھاتے رہے۔آپ نے اچھی خاصی مدت دہلی میں گزاری، پھر وطن واپس آ کر آپ نے مکتب تعلیم القرآن اور سلسلۂ مطب جاری کیا۔

المختصر حکیم الامت مجدد الملّت حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اجازتِ بیعت عطا فرمائی، اور آپ محض تعمیلِ شیخ اور طالب کی درستگئ عقائد کی نیت پر بیعت فرماتے رہے۔

ہم اس قبر سے آگے بڑھے تو ایک اور قبر کے پاس ٹھہر گئے، یہ قبر شریف ہمارے مربی و محسن، ہمارے قلب و رُوح کی مٹھاس، ہمارے پیر و مرشد حضرت والا کے والدِ گرامی جناب محترم داعئ توحید و سنت حضرت مولانا محمد عبداللہ ارشد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی تھی۔ بالکل سادہ سی قبر تھی، نہ گنج چونا، نہ کتبہ۔

داعئ توحید وسنت حضرت مولانا محمد عبداللہ ارشد رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف:

داعئ توحید وسنت حضرت مولانا محمد عبداللہ ارشد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش تقریباً ۱۹۲۳ء کو ''مُڈھ''، تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا میں ہوئی۔آپ نے ابتدائی تعلیم جماعت دوم تک گورنمنٹ پرائمری سکول مُڈھ میں کی، اس کے بعد دینی تعلیم کے لیے مختلف مدارس میں گئے، مثلاً: مدرسہ رفیقیہ جھاوریاں ضلع سرگودھا میں حضرت مولانا مولا بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ فاضل دارُالعلوم دیوبند کے پاس، مدرسہ اُم المدارس لائل پور (موجودہ فیصل آباد)، اَمرتسر (انڈیا)، دارُالعلوم کبیر والا میں شیخ الحدیث

حضرت مولانا علی محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے، امام اہلِ سنت شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جامع الترمذی پڑھی۔ دَورۂ حدیث مدرسہ خادمِ علومِ نبوت کوٹھیالہ شیخاں میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ (مجازِ صحبت حضرت تھانوی قدس سرہٗ) اور دَورۂ تفسیر شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کیا۔

علم سے فراغت کے بعد آپ نے مسجد فاروقِ اعظم المعروف گنبد والی فاروقہ ضلع سرگودھا میں درس وتدریس کا کام کیا، تقریباً پینتیس (۳۵) سال تک بلاناغہ درسِ قرآن نمازِ فجر کے بعد دیتے رہے۔ توحید کا پرچار کیا، بالکل واضح اور کھلم کھلا اللہ تعالیٰ کی توحید کی وضاحت فرمائی، شرک وبدعت کی بیخ کنی کی، رُسومات کا ردّ کیا، سنت کو عام کیا، علمائے حق علمائے دیوبند کا دفاع کیا اور لوگوں کے دِلوں میں اوران کے ذہنوں میں علمائے دیوبند کی عظمت اوران کی حقیقت اوران کی دین سے محبت اور رسول اللہ ﷺ سے عشق کو بٹھایا۔ بیسیوں حفاظ، علماء اور قاری ان کی محنت سے تیار ہوئے۔

آپ نے دو حج بھی کیے تھے۔ آپ کے سَر مبارک پر حضرت مولانا نذیر احمد کرنالی رحمۃ اللہ علیہ نے دستار شریف رکھی تھی۔ آپ کی وفات کا وقت آیا تو شہادت کی اُنگلی اُٹھائی اور جب انگلی گرائی تو آپ کی رُوح مبارک پرواز کرچکی تھی، آپ کی وفات ۱۱رصفر المظفر ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۰رجولائی ۱۹۹۵ء بروز پیر ساڑھے سات بجے دِن کو ہوئی۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف:

حضرت مولانا سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بڑی عمر میں تحصیلِ علوم کا شوق پیدا ہوا۔ عمر کے ابتدائی حصہ میں پہلوانی اور دیگر دیہاتی کھیلوں میں عملاً مہارت حاصل کی تھی۔ آپ کے ماموں جو کہ عالمِ دین تھے، نے آپ کو علمِ دین حاصل کرنے کی طرف توجہ دِلائی، اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ آپ کے دل کی کایا پلٹ گئی اور دل میں علمِ دین حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوگیا اور سب شغل چھوڑ چھاڑ کر تحصیلِ علومِ دین کی طرف توجہ فرمادی۔

قرآنِ مجید پہلے سے ہی حفظ تھا، اب دیگر علوم کے حصول کے لیے کوشش شروع کردی،

مختلف اساتذہ اور درس گاہوں میں علوم وفنون حاصل کرنے کے بعد دار العلوم دیوبند پہنچے۔ جہاں امام العصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں زیادہ وقت گزارا۔ آپ نے شیخ العالم (معروف بہ ''شیخ الہند'') حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی نور اللہ مرقدہٗ سے دَورۂ حدیث کیا۔ دار العلوم دیوبند سے فراغت کے بعد آپ دہلی تشریف لے گئے، جہاں مدرسہ فتح پوری میں صدر مدرس اور شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز ہو گئے۔ ان ہی ایام میں آپ نے حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی علمی استفادہ کیا۔

جب آپ تھانہ بھون حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے، تو حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ نے بڑی خندہ پیشانی سے آپ سے ملاقات فرمائی اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ: ''آپ میرے تمام وضع کردہ شرائط وضوابط سے مستثنٰی رہیں گے، اور آپ بغیر کسی واسطہ کے براہِ راست مجھ سے ملاقات کر سکتے ہیں''۔ اور پھر جب آپ نے بیعت کی درخواست کی، تو حضرت حکیم الامت نے آپ کو چاروں سلسلوں میں بیعت فرمایا اور ساتھ ہی بیعت کرنے کی اجازت بھی فرمادی۔

حضرت مولانا سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے متبحر عالم اور فاضل اجل تھے۔ نمود و نمائش سے دُور بھاگتے تھے، بڑی خودداری سے زندگی بسر کرتے رہے۔ آپ فرماتے تھے کہ: ''علماء کو چاہیئے کہ دین کا کام اللہ تعالیٰ کا کام سمجھ کر کریں، اور اپنی ضروریاتِ زندگی کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیں''۔ جب آپ دہلی سے اپنا قصبہ کٹھیالہ (منڈی بہاء الدین) میں واپس تشریف لائے تو یہاں ایک دار العلوم جاری کیا۔

حضرتِ اقدس (پیر ومرشد) کے والدِ گرامی کی قبر شریف کے قریب ہی حضرت والا کے سُسر کی قبر تھی، ان تینوں قبروں کو دیکھ کر بڑی عبرت ہوئی ع

''زمین کھا گئی آسماں کیسے کیسے''

ے خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

سیر سے واپس آ کر ہم نے مسجد حنفیہ میں نمازِ مغرب اَدا کی، نماز کے بعد معمولات ہوئے۔ عشاء کی نماز تک تفریح کی۔ نمازِ عشاء کے بعد کھانا کھایا اور سب ساتھی سو گئے۔

دوسرا دِن:

دوسرے دن تمام معمولات معمول کے مطابق ہوئے۔ حضرت والا نے بندہ کو یاد فرمایا، جب حضرت کے پاس حاضرِ خدمت ہوا تو بندہ کے عارضہ کے متعلق دریافت فرمایا۔ حضرت والا کی شفقت دیکھئے کہ خود بنفسِ نفیس بندہ کے ساتھ حکیم کے مطب پر چلے، مطب بند تھا۔ پھر حضرت والا اپنے دولت کدے میں تشریف لے گئے اور بندہ کو پھر مطب پر آنے کی تاکید فرمائی۔

نمازِ عصر کے بعد حضرت والا کی مجلس ہوئی۔ مجلس میں حضرت والا کے صاحبزادے قاری حماد اللہ ساجد صاحب دامت برکاتہم نے تلاوت فرمائی، انہوں نے قرآنِ پاک نہایت خوش الحانی سے پڑھا۔ اسی دوران نمازِ مغرب کا وقت ہو گیا اور بندہ مطب پر نہ جا سکا۔ حضرت والا نے دریافت فرمایا، تو بندہ نے یہی عذر پیش کیا جو مقبول ہوا۔ اگلے دن حضرت والا پھر بندہ کو خود مطب پر لے گئے، دوائی لی، فیس حضرت والا نے اَدا فرمائی۔ بہر حال معمول کے مطابق یہ دن بھی گزرا۔

معیتِ شیخ میں خانقاہ لاہور کا سفر اور دادا شیخ کی زیارت وملاقات:

اگلی صبح لاہور جانے کا نظم تھا، حضرت والا نے ٹکٹوں کا انتظام پہلے ہی سے کر لیا تھا۔ لاہور کا یہ سفر کئی حوالوں سے اہم تھا، بالخصوص ''خانقاہ امدادیہ اشرفیہ'' کی زیارت۔ لاہور پہنچنے کے بعد ہم نے ناشتہ حافظ ہوٹل میں کیا۔ تقریباً دس بجے ہم خانقاہ شریف پہنچ گئے، ظہر کی نماز خانقاہ کی ''مسجد قدسیہ'' میں اَدا کی۔ جب ہم خانقاہ شریف پہنچے تو دادا مرشد (پیرِ طریقت عارفِ وقت عارف باللہ حضرت شاہ ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب مدظلہم العالی) ہنوز تشریف نہیں لائے تھے۔ حضرت شیخ نے ان کو اطلاع کر دی تھی۔ خانقاہ شریف کی بالائی منزل پر کتابیں جا بجا بکھری ہوئی تھیں، سب ساتھیوں نے خلوصِ دل سے صفائی کی اور کتابوں کو ان کی مناسب جگہوں پر پہنچایا۔

حضرتِ اقدس دادا مرشد صاحب دامت برکاتہم العالیہ وقت سے قبل تشریف لے آئے،

حضرتِ اقدس دادا مرشد صاحب خانقاہ شریف کے اندر تشریف فرما ہوئے۔ آہ! وہ روشن چہرہ، حسین سفید ڈاڑھی، پیاری پیاری مسکراہٹ، کھلتے ہونٹ تبسم بھرے، حضرت دادا مرشد نے سب کو سینے سے لگایا، حال دریافت کیا، پھر مسند پر تشریف فرما ہوئے۔

نمازِ عصر کے بعد مجلس ہوئی، یہ مجلس بھی عجیب رنگ کی تھی۔ پردادا مرشد (شیخ العرب والعجم قطب العالم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرتِ مولانا شاہ حکیم محمد اختر نور اللہ مرقدہٗ) کے خلیفہ جناب محترم حضرت ...... صاحب دامت برکاتہم نے پردادا مرشد کے ملفوظات پڑھے، ان کا والہانہ اور عاشقانہ انداز تھا، سب پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی۔ دادا مرشد صاحب خود بھی محظوظ ہوئے اور بار بار شکر بجالائے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی شخصیت سے ہمارا تعلق جوڑا۔ کچھ دیر بعد حضرت دادا مرشد تشریف لے گئے۔

حضرت شیخ کا دلچسپ اور پُر لطف مزاح:

ہمارے ایک ساتھی ''فیصل عبداللہ'' پر چڑیا گھر کی سیر کرنے کا بُھوت سوار تھا وہ بار بار عرض کرتا۔ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت شیخ نے فیصل بھائی سے فرمایا: فیصل! میں تمہیں چڑیا گھر دِکھاؤں؟ پھر ایک اُڑتی ہوئی چڑیا کی طرف اشارہ کیا کہ وہ چڑیا دیکھو! اور پھر اس کے گھونسلے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: وہ دیکھو گھر! اب تم نے ''چڑیا'' بھی دیکھ لی اور ''گھر'' بھی، میں نے تمہیں بیٹھے بیٹھے چڑیا گھر دِکھا دیا۔ حضرت والا کے اس لطیف مزاح سے سب ساتھی خوش ہوئے۔

چڑیا گھر کی سیر:

بہرحال سب ساتھیوں کا شوق دیکھ کر دوسرے روز حضرت والا نے دادا مرشد سے اجازت لے کر چڑیا گھر کی سیر کرائی، حضرت والا نے بھی شفقت فرمائی کہ خود ساتھ تشریف لائے۔ بھائی عطاء الرحمٰن عرف لیلا کی حالت یہاں قابلِ دید تھی۔ جب چڑیا گھر میں داخل ہوئے تو ہر طرف ٹیڈیاں (نامحرم عورتیں) نظر آئیں۔ لیلا صاحب نے چہرے پر رُومال ڈال دیا اور حضرت والا کے بازوؤں میں پناہ لی۔ اب ان کا چہرہ مکمل طور پر چھپا ہوا تھا۔ حضرت والا نے مزاقاً فرمایا کہ: اگر کوئی پوچھے گا کہ یہ

ہے؟ تو میں کہوں گا کہ یہ اندھا ہے اور چڑیا گھر دیکھنا چاہتا ہے۔ بزرگوں کے مزاح ایسے ہی تفریح افزاء ہوتے ہیں۔ چڑیا گھر سے نکلتے نکلتے شام ہو چکی تھی۔

وقتِ روانگی کردی ایک حماقت:

اگلے دن واپسی کا پروگرام تھا۔ یہاں راقم سے ایک حماقتِ عظمٰی ظاہر ہوئی، بلکہ بندہ نے اپنی حماقت کا پورا پورا ثبوت دیا۔ میرا خیال تھا کہ میں لاہور سے سیدھا گھر آؤں گا، اور حضرت والا کی خواہش مبارک تھی کہ میں فاروقہ چلوں۔ بندہ نے اجازت طلب کی، حضرت والا نے بکراہت (نہ چاہتے ہوئے) اجازت عطا فرمائی۔ حضرت والا بار بار دِلی خواہش ظاہر فرما رہے تھے، مگر اس نالائق پر اس وقت جُہل کا دَورہ تھا، راستے میں سواری پر حضرت والا نے مجھے کپڑوں کا نیا جوڑا عطا فرمایا، اور اس سے قبل حضرت والا ایک ہزار روپے کی نقدی بھی عطا فرما چکے تھے۔

سرگودھا اڈے پر جب ہم اُترے، تو بندہ نے ایک ساتھی فیصل عبداللہ سے کہا کہ حضرت والا سے اجازت لے کر دو کہ میں حضرت والا سے آخری بار مل لوں، مگر فیصل عبداللہ نے مذکورہ بات کسی اور انداز میں پہنچائی جس سے حضرت والا کو قلق ہوا۔ بندہ اپنے پیر و مرشد کی خفگی مزید نہ دیکھ سکتا تھا، اس لیے چلا گیا۔ مگر قربان جاؤں حضرت شیخ پر! کہ مجھے تنہا ڈھونڈنے نکل کھڑے ہوئے، پھر مجھے پا کر کھانا کھلایا، لَسّی پلائی، سواری پر سوار کیا اور کرایہ بھی خود اَدا فرمایا۔

معاملہ بالکل اُلٹ نظر آ رہا تھا کہ گویا بندۂ ناچیز ناراض ہے اور حضرت والا بندہ کو منا رہے ہیں۔ ایسے پیر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتے۔ جب لینے لگیں تو چھلنی میں چھان کر لیں، اور جب دینے لگیں تو ٹوٹے ہوئے بند کی طرح اُبل پڑیں۔ ایسے پیر کا شکریہ کس طور سے اَدا کریں؟ ہماری آخری سانس تک ان کی نسلوں کے لیے بھی دُعائیں نکلتی رہیں گی، ایسے بے رِیا اور پُر خلوص پیر کو ربِّ جلیل خود ہی جزاء عطا فرمائے، آمین یارب العالمین۔

ہیں وہی لوگ جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

چلّہ لگانے والے سالکین کے تاثرات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، اَمَّا بَعۡدُ!

ماہِ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ مطابق جولائی ۲۰۱۴ء میں پیرِ طریقت حضرت قاری محمد عبیداللہ ساجد صاحب مدظلہٗ کے پاس ''خانقاہ اشرفیہ اختریہ مُقیمیہ'' فاروقہ ضلع سرگودھا میں کچھ متعلقین نے اصلاح وتزکیۂ نفس کی غرض سے چلّہ لگایا، جب واپس اپنے علاقہ چاہ ملوانہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان پہنچے تو اپنے قلبی تاثرات قلمبند کر کے حضرت کی خدمت میں پیش کر دیے، حضرت نے وہ سب احقر راقم الحروف محمد ارمغان ارمانؔ کے سپرد کر کے فرمایا کہ اگر ان کی تلخیص کر کے پیشِ نظر کتاب کا حصہ بنا دیا جائے تو دوسروں کے لیے بھی نفع مند ثابت ہوگا۔ سو حضرت کی خواہش پر احقر نے کام شروع کر دیا۔

ذیل میں ان تاثرات کو اِفادۂ عام کی غرض سے پیش کیا جارہا ہے تاکہ معلوم ہو کہ اللہ والوں کی صحبت سے کیا ملتا ہے اور متبعِ سنت شیخِ طریقت سے اصلاحی تعلق قائم کرنے کے کیا ثمرات وفوائد ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحبتِ اہل اللہ سے بھرپور نفع اُٹھانے کی توفیق بخشے، آمین۔

......۱......

ایک نوجوان لکھتے ہیں کہ:

چلّہ سے مجھے بہت فائدے ہوئے، مثلاً: دل میں دُنیا اور دولت کی محبت بَسی ہوئی تھی، اب دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت زیادہ ہوگئی ہے اور اطمینانِ قلب بھی ہے۔ چالیس دن لگاتار نماز باجماعت پڑھنے سے نماز کا پابند ہوگیا ہوں۔ قرآنِ پاک کو صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ دین کے بنیادی احکام سے ناآشنا تھا، اُن سے آگاہی ہوئی۔ آداب وسُنن سے ناواقف تھا، اب ہر کام سنت

کے مطابق کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ باہمی اتحاد و اتفاق اور محبت کا درس ملا۔ تصوف کی حقیقت معلوم ہوئی۔ پڑوسیوں اور رشتے داروں وغیرہ کے حقوق معلوم نہ تھے، اب اَدا کر رہا ہوں۔ سُستی کی جگہ چُستی آ گئی ہے، گھر والے بھی بہت خوش ہیں اور دعائیں دیتے ہیں۔ بدگمانی، آوارہ گردی اور عشقِ مجازی سے بچنے کی کوشش کرنے لگا ہوں۔ تاش کھیلنا، ٹی وی دیکھنا، گانے سننا وغیرہ جیسے گناہوں کے گناہ ہونے کا احساس ہوا اور توبہ کی۔ چلّہ کے بعد زندگی میں پہلی مرتبہ پورے روزے رکھے اور پوری تراویح پڑھی۔ المختصر! بہت کچھ سیکھا۔

۲

ایک صاحب جو اسکول ماسٹر ہیں، لکھتے ہیں کہ:

خدمت میں حاضری سے پہلے مختلف قسم کے خیالات، وسوسوں اور پریشانیوں کا شکار تھا، بندہ رَہبانیت کی طرف مائل اور راہِ اعتدال سے دُور ہوتا جا رہا تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ کی صحبت میں رہنے سے ان سب کا خاتمہ ہو گیا اور صحیح فہم حاصل ہوا۔ آپ کی صحبت سے معاشرے میں رہنے کا ڈھنگ سیکھا، حقوق العباد معلوم ہوئے، اپنے ذمہ فرائض کی اَدائیگی صحیح طریقے سے کرنے کی فکر پیدا ہوئی، آداب وسنن کا اہتمام شروع کیا، بُرے اخلاق چھوڑ کر اچھے خلاق کو اَپنایا۔ الغرض اس چلّہ سے بہت زیادہ نفع ہوا ہے، جسے بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔

۳

ایک نوجوان لکھتے ہیں کہ:

چالیس دن آپ کے ساتھ گزارنے سے ہم نے بہت کچھ سیکھا اور ہمیں بہت زیادہ فائدہ ہوا۔ آپ نے ہمیں محبت اور پیار کا درس دیا اور چلّہ کے دوران ہم نے دِلی سکون اور اطمینان محسوس کیا۔ حضرت صاحب آپ اور آپ کے گھر والوں اور سارے محلّہ نے چلّہ کے دوران ہماری بہت زیادہ خدمت خاطر کی، ہمارے ساتھ بہت ہی اچھا برتاؤ رکھا۔

جب بندہ چلّہ کے لیے گھر سے جا رہا تھا تو بندہ کا والد اس پر ناخوش تھا، لیکن جب چلّہ

گزارنے کے بعد گھر واپس آیا اور بندہ نے گھر والوں کو حقیقت سے آگاہ کیا تو تمام گھر والے اور والد صاحب بھی بے حد خوش ہوئے۔

۴

ایک نوجوان لکھتے ہیں کہ:

جب سے خانقاہ سے واپسی ہوئی تو دل میں ایک عجیب مزہ وسکون محسوس ہو رہا ہے اور لیڈی و ٹیڈی [نامحرم لڑکیوں] کو دیکھنے کا کوئی شوق دل میں نہیں رہا ہے اور واپس جانے کو بہت دل کر رہا ہے، مگر اپنے آپ کو پَرکھ رہا ہوں کہ مجھ میں کتنا دَم ہے۔

آپ نے ہمت کا پٹرول وافر مقدار میں مجھے عطا فرما دیا ہے، حالانکہ اس سے پہلے میں گناہوں سے اس طرح نہیں بچ سکتا تھا جس طرح کہ اب میری شیطان اور نفس سے لڑائی جاری ہے۔ اور جب بھی کوئی حسین و نمکین سامنے آتا ہے تو اللہ پاک مجھے ڈھیر ساری ہمت عطا فرما دیتے اور میں اس گناہ سے بچ جاتا ہوں۔

۵

ایک نوجوان لکھتے ہیں کہ:

بندہ کو آپ کی صحبت میں چالیس اَیام (چلّہ) سے بہت سے فوائد وثمرات حاصل ہوئے، اللہ ربّ العزت نے گناہوں سے محفوظ فرمالیا۔ بدنظری، عشقِ مجازی، موسیقی، غیبت، جھوٹ، والدین کی نافرمانی، غرض جتنے بھی گناہ تھے اللہ ربّ العزت کی مہربانی اور آپ کی صحبت کی برکت سے چُھوٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنے اندر شدید محسوس کرتا ہوں، سنتوں پر کاربند ہوں۔ تمام گھر والے، رشتہ دار، دوست احباب اور ان سب سے بڑھ کر میں بذاتِ خود بہت خوش وخرم ہوں، حیوانی صفات چھوٹ گئی ہیں اور انسانی صفات پیدا ہوگئی ہیں۔ تلاوتِ قرآن کو معمول بنالیا ہے۔

گھر میں بار بار دعوت دیتا رہتا ہوں، ہر غلط کام پہ گھر والوں کو ٹوکتا ہوں، کھانے کے دوران کھانے کے آداب بتاتا رہتا ہوں، سونے کے وقت سونے کا طریقہ بتاتا ہوں، نمازِ پنجگانہ کا معمول

ہے۔ گھر والوں، رشتہ داروں اور تمام دوست احباب کی فکر رہتی ہے کہ کسی طرح یہ اللہ والے بن جائیں۔ اگر خدانخواستہ کوئی دانستہ و نادانستہ گناہ ہو جائے، تو فوراً اللہ ربّ العزت کے حضور توبہ کر لیتا ہوں۔...... مختصراً بندہ حیوان سے انسان بن گیا ہے۔ ؎

صحبتِ اہلِ دل جس نے پائی نہ ہو
اس کا غم غم نہیں، اس کا دل دل نہیں

......۶......

ایک نوجوان عاشق مزاج لکھتے ہیں کہ:

حضرت والا (دامت برکاتہم وعمت فیوضہم) محبت کا درس دیتے ہیں اور محبت بانٹتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: دُنیا دھوکا ہے، اس دھوکے میں نہ آنا، اسے بالکل دِل سے نکال دو، تب اللہ تعالیٰ آپ کے دل میں متجلّی ہوگا۔ ؎

توڑ ڈالے مہ و خورشید ہزاروں ہم نے
تب کہیں جا کے دکھایا رُخِ زیبا تو نے

آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ دِل میں آئیں گے تو آپ بزبانِ حال اور ببانگِ دہل کہتے پھریں گے۔ ؎

دِل کے آئینے میں ہے تصویرِ یار
جب ذرا گردن جھکائی، دیکھ لی

اب کہیں چین نہیں آتا، جی چاہتا ہے ساری زندگی حضرت والا دامت برکاتہم وعمّت فیوضہم کے قدموں میں رہوں۔ حضرت جی سے رابطے سے پہلے گویا میں جہنم میں تھا رابطے کے بعد جنت میں آ گیا۔ چلّے پر گیا تو گدھا تھا، اور پیارے شیخ کے پاس چلّہ لگایا اور انسان بن کر لوٹا۔ حضرت والا دامت برکاتہم وعمّت فیوضہم کے چہرے پر ہر وقت رونق دیکھی اور شروع دن سے آخری دن تک مسلسل اضافہ پایا۔ حضرت والا کے پاس بیٹھنا سکون کے A.C میں بیٹھنا ہے، جب حضرت والا کو ایک نظر دیکھ لوں

جنت بھول جاتی ہے۔ عید بھی حضرت جی کے قدموں میں گزاری، اور یہ عید میری زندگی کی سب سے پیاری عید تھی۔ حضرت جی نے کپڑے دیئے، جوتے دیئے، چالیس دن کھانا بھی کھلایا، ماں باپ سے زیادہ محبت دی۔

....

دُعا ہے کہ ربِّ کریم ہمیں اپنے مشائخ حضرات کی صحیح معنوں میں قدردانی کرنے اور اُن سے کامل فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اہتمامِ تقویٰ وصحبتِ صلحاء کی تلقین

...... پیرِ طریقت عارفِ وقت حضرت اقدس شاہ ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب دامت برکاتہم ......

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچیں گے تو یہ عبادات، یہ مجلسیں، یہ محفلیں ان کا وزن ہوگا، اور اگر نافرمانیاں کرتے رہو گے تو پھر تو بالکل یہی بات ہے کہ اُدھر زہر بھی نہیں چھوڑ رہے اُدھر نقصان دینے والی چیزیں بھی نہیں چھوڑ رہے، بدپرہیزیاں بھی کر رہے اور علاج بھی کر رہے ہیں۔

میرے عزیز دوستو! اپنے گھر کا، اپنے خاندان کا، اپنے اہل وعیال کا جائزہ لیں اُن کے اندر وہ رُوح پھونکنے کی کوشش کریں جس سے اُن میں دین پر، دین کے نام پر اپنی جان قربان نچھاور کرنے کا شوق پیدا ہو، اپنی جان نچھاور کرنا تو بہت دُور کی بات ہے اپنی ناجائز اُمنگوں کا، اپنی ناجائز تمناؤں کا خون کر دیں اور صالحین کی صحبت کو اختیار کریں، تو میرے عزیز و دوستو! اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات کو آسان کر دے گا۔ (اصلاحِ معاشرہ اور ہماری ذِمہ داریاں: ۲۳)

ارشاد گرامی

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ

اہل اللہ کی صحبت کی برکت

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ والوں کے پاس اس لیے نہیں جاتے کہ وی سی آر چھوڑنا پڑے گا، سینما چھوڑنا پڑے گا، عورتوں کی نظارہ بازی اور عشق حرام کی لذتوں کی درآمدات پر پابندی عائد کردیں گے، ہر گناہ چھوڑنا پڑے گا۔

مگر حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم [اب رحمہ اللہ تعالیٰ ہوگئے] نے فرمایا کہ چھوڑنا نہیں پڑے گا، خودبخود چھوٹ جائے گا۔ ایسا یقین، ایسا ایمان اللہ والوں کی صحبت سے نصیب ہوگا کہ آپ گناہ چھوڑ کر خوشی منائیں گے، سجدۂ شکر بجالائیں گے، اللہ کا شکر ادا کریں گے کہ یا اللہ! گناہوں کی گٹر لائن، غلاظت اور نجاست کی نالیوں سے آپ نے ہم کو نکال کر تقویٰ والی زندگی نصیب فرمادی۔

اور حضرت نے عجیب وغریب مثال دی کہ ایک آدمی دس ہزار رشوت

لے کر بھاگا جا رہا ہے اور دل میں سوچ رہا ہے کہ اپنی بیوی کے لیے فلاں فلاں چیز خریدوں گا اور زمین کا فلاں پلاٹ خریدوں گا کہ اتنے میں اس کا ایک گہرا دوست آتا ہے اور کہتا ہے کہ پیچھے پولیس آرہی ہے۔ تمھارے ان نوٹوں پر پولیس کے اور رشوت دینے والے کے دستخط بھی ہیں، تمھیں پھنسانے کے لیے یہ رشوت دی گئی ہے۔ وہ گھبراہٹ میں اِدھر اُدھر دیکھتا ہے کہ ایک کھلا ہوا گٹر نظر آتا ہے۔ کہتا ہے کہ خدا اس ڈھکن چور کا بھلا کرے اور اس کو بھی اللہ والا بنا دے کہ آیندہ چوری نہ کرے اور دس ہزار کی رقم فوراً گٹر میں پھینک دیتا ہے۔ بتائیے! یہ نوٹ چھوڑ کر وہ خوش ہوگا یا غمگین؟ خوش ہوگا کہ جان بچی تو لاکھوں پائے، ورنہ دس سال کی قید ہوتی اور نہ جانے کتنا جرمانہ ہوتا۔

اب جتنا پولیس پر یقین ہے، جتنا حکومت کے ڈنڈوں پر یقین ہے اللہ والوں کی صحبت سے جب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور جہنم پر ایمان و یقین پیدا ہو جائے گا تو گناہ چھوڑنے نہیں پڑیں گے، خود بخود چھوٹ جائیں گے اور گناہ چھوڑ کر آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے۔ (طریقِ ولایت: ۱۲، ۱۳)

سبق دیتی ہے ہر دم اہلِ دل کی داستاں مجھ کو

جہاں دے کر ملا ہے دل میں وہ جانِ جہاں مجھ کو
بہت خونِ تمنا سے ملا سلطانِ جاں مجھ کو

نظر آتا ہے اپنے دل کا جب زخمِ نہاں مجھ کو
تو اپنا درد خود کرتا ہے مجبورِ بیاں مجھ کو

بیانِ دردِ دل آساں نہیں ہے دوستو! لیکن
سبق دیتی ہے ہر دم اہلِ دل کی داستاں مجھ کو

زبانِ عشق کی تاثیر اہلِ دل سے سنتا ہوں
مگر مسحور کرتی ہے محبت بے زباں مجھ کو

قفس کی تتلیاں رنگین دھوکہ دے نہیں سکتیں
کہ ہر دم مضطرب رکھتی ہے یادِ گلستاں مجھ کو

مِری صحرا نوردی اور میری چاک دامانی
بہت مجبور کرتی ہے مِری آہ و فغاں مجھ کو

کہاں تک ضبطِ غم ہو دوستو! راہِ محبت میں
سنانے دو تم اپنی بزم میں میرا بیاں مجھ کو

ملا کرتی ہے نسبت اہلِ نسبت ہی سے اے اختؔر!
زباں سے ان کی ملتا ہے بیانِ دُرفشاں مجھ کو

کلام: شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ



تو کر بے خبر ساری خبروں سے مجھ کو
الٰہی رہوں اِک خبردار تیرا

کوئی تجھ سے کچھ کوئی کچھ مانگتا ہے
الٰہی میں تجھ سے طلب گار تیرا

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ

0308-4280592

ناشر دار المطالعہ حضرت شاہ ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب مدظلہم
چاہ ملوانہ والا (ڈھکی) ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان (کے پی کے)